ڈاروِن

ڈاروِن نے کاملاً سمجھا نظامِ زندگی
بارِ اوّل فکر نے پایا مقامِ زندگی
دیکھیں سب مربوط و باہم اسنے اشکالِ حیات
صبح در آئی شعورِ نوَ کی نکلی اک برات
رشتہء تارِ نفس اک سلسلے سے جُڑ گیا
کاروانِ زندگی منزل کی جانب مُڑ گیا
آدم و حوا نے کھایا تھا جہاں سیبِ شعور
قافلہ اٹھ کر وہاں سے آ گیا رستے میں دور
اک لباسِ نو عروسِ فکر کو یوں مِل گیا
باغِ فطرت میں گُلِ تازہ اچانک کھِل گیا
نغمہء سنجیدہ اٹھا از گلوئے زندگی
درک کی آدم نے اوّل بار بوئے زندگی
اوّل و آخر کا پیغمبر تھا وہ مردِ حیات
ہاں اسی کا ذکر کیجے ، کیجیے بس اسکی بات
اسنے بتلایا کہ تھا فطرت میں کیونکر ارتباط
کیوں سجا تھا باغِ ہستی ، کیوں تھا اس میں انضباط
کس لئے تھا دائرہ پرکارِ ہستی کا بسیط
کون سا تھا راز در دورانِ ماحول و محیط

کشمکش در بینِ مرگ و زیست کیوں جاری ہوئی
اس زمیں پر اوّلاً کب زندگی طاری ہوئی
قلبِ بحرِ ارض میں سیپی بنی کیوں سنگِ سخت
کیوں شہادت ہائے سنگی کے بچھے ماضی میں تخت
کس لئے نابود و عنقا ہوگئیں اشکالِ زیست
عارضِ گیتی پہ کیوں پہلے بنا تھا خالِ زیست
کیوں ہوا فطرت میں ہستی کو مسلسل اک زوال
موجِ تخلیقی کو آیا بحر میں کیونکر اُبال
ہوگئیں مفقود کیوں دس لاکھ شکلیں نخل کی
گتھیاں سلجھائیں مردِ زندگی نے عقل کی
تتلیاں کیوں تھیں مگس کیوں، کس لئے تھے موش و مار
کس لئے کہسار پر سبزہ تھا کیوں تھے دشتِ خار
نسل ہائے برگ و گُل میں کیوں ہوا جوشِ نمود
ماہی و اجگر کا کیونکر آب میں آیا وجود
کیوں تھا پیہم اور مسلسل اک تبدل کا نظام
تھی روش کیوں زندگی کی ہر طرف بس سست گام
عرصہء طولِ زمان لازم تھا کیوں در ارتقا
مختصر تھا کس لئے بعضوں کا دورانِ بقا

ہو گئیں مفقود کیوں شکلیں نہال و برگ کی
تھیں ہویدا در بقا کیوں صورتیں پھر مرگ کی
کسلئے پیدا ہوا نسلوں میں تبدیلی سے فرق
کوئلہ بن کر ہوئیں اشکال کیوں گیتی میں غرق
پھر دوبارہ کیوں بنا فطرت کا باغِ انسلاک
کیوں جو شکلیں نامناسب تھیں ہوئیں وہ سب ہلاک
حشرِ برف و زلزلے سے کیوں اٹھے امکانِ نَو
وقت نے ہستی سے باندھے کسلئے پیمانِ نَو
صحنِ دنیا میں دوبارہ کیوں چمن کاری ہوئی
کیوں سبیلِ زندگی ہر بار پھر جاری ہوئی
کیوں ہوا تھا شاخِ آدم کا زمیں پر اختلاف
جلد کیوں بالوں سے اسکی ہوگئی تھی پاک وصاف
کیوں ہے ربطِ باہمی ہاں آدم و میمون میں
راز پوشیدہ ہیں کتنے زندگی کے خون میں
تین بلین سال گذرے قبل اسکے در زمین
چمکی اک انسان کی بس درکِ کامل سے جبین
رہبرِ کامل تھا وہ ، تھیں منزلیں اسکی دقیق
فکر کی قوت عطا کی اس نے سنجیدہ عمیق

دعویٰء تقدیس تھا اسکو نہ کوئی پیچ و خم
علم تھا اسکا نیا ، پرُلطف اسکا زیر و بم
برّ و بحرِ ارض میں تصدیق اسکی عام ہے
جاہلوں کی کوشش و ضد ہر طرف ناکام ہے
سج گئے ہیں اسکے باعث ہر طرف ایوانِ علم
روز افزوں ہے اضافہ در صفِ عنوانِ علم
علمِ ماحول و محیط و علمِ موجودات ارض
مائلِ روُ بر ترقی علم حیواناتِ ارض
ڈاروِن کی پہلی تھی تصنیف اک وجدانِ علم
جستجو تحقیق کا جسنے سجایا خوانِ علم
اسنے ہمکو ماخذِ نسلی کا پہنچایا شعور
روشنی اب اسکی پھیلی ہے جہاں میں دور دور
تھی نبوَت آخر و اوّل شعور و فکر کی
گونجتی ہیں محفلانِ علم اسکے ذکر کی
وارِدؔ اردو ہے وارِد در حضورِ خاص و عام
محفلِ شعر و ادب میں لیجیے اب اُسکا نام

ع ز۔ وارِدؔ

8 June 2011